قارئین بنام مدیر

افکار واخبار

- ایک مسلم سربراہ کی بت نوازی
- شیخ الحدیث نمبر
- دیار مغرب کے مسلمان فرقہ پردازوں کی زد میں
- مضمون مولانا عبدالحلیم اخند زادہ پر استدراک

ایک مسلم سربراہ کی بت نوازی
مکتوب تھائی لینڈ

۲۷ ستمبر ۱۹۸۳ء کو اردن کے شاہ حسین نے بمعہ ملکہ تھائی لینڈ کا دورہ کیا۔ اور یہ میرے مشاہدہ کے مطابق کسی مسلمان سربراہ کا پہلا ہی دورہ تھا جس کو تھائی لینڈ کے ذرائع ابلاغ نے کافی اہمیت دی اور شہ سرخیوں سے شائع کیا۔ ریڈیو ٹی وی پر بڑے بڑے القاب سے یاد کیا۔ عرصہ دس سال سے بندہ کے مشاہدہ میں ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ دورہ جس مقصد کیلئے تھا، وہ اپنی جگہ، مگر شاہ حسین کو آتے ہی بدھ مذہب کے متبرک مقام ضلع ناخون پتم (NAKHON PATUM) لے جایا گیا۔ یہ بنکاک سے کوئی ۶۰ کلومیٹر جنوب کیطرف ہے، وہاں ایک مشہور مندر ہے جس میں ایک عظیم بت کھڑا ہے۔ یہ گوتم بدھ کا مجسمہ ہے، اس کو تھائی حکام وعوام اپنا مالک وخالق سمجھتے ہیں۔ شاہ حسن نے بھی بالکل بدھ مذہب کے پیروکاروں کی طرح گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بت کے عین سامنے اگر بتیاں سلگائیں اور تین عدد موم بتیاں بھی روشن کیں اور بت کے سامنے حصے پر خوشبو چھڑکائی اور پھر تعظیم کے لئے ۲ منٹ بت کے سامنے خاموش کھڑے رہے۔ تھائی لینڈ کے تمام لوگوں نے یہ ماجرہ ٹی وی اور اخبارات میں باتصویر دیکھا اور سنا۔

غیر مسلموں نے تو یہ تاثر لیا ہوگا کہ ہمارا بت واقعی قابل احترام ہے۔ اس لئے شاہ حسین نے بھی ادب کے تمام نمونے بجالائے اور ان کے دل میں بت کا دبدبہ اور بھی بڑھ گیا ہوگا۔ کہ ایک غیر ملکی بادشاہ نے آکر ان کے بت کی اس طرح تعظیمیں کیں۔ مگر مسلمان ان حرکات کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوگئے۔ اور قرب و جوار میں پوچھنے لگے کہ کیا ایسی حرکت کسی مسلمان کیلئے اور بالخصوص امیر المؤمنین اردن کے لئے زیبا تھا؟ ہم سے بھی کئی دوستوں نے ایسے چند سوالات پوچھے جس کا جواب ہم نے تفسیر معارف القرآن کی مدد سے دے دیا ہے مگر ان کو پورا اطمینان دلانے کیلئے مدیر الحق سے التجاء ہے۔ کہ وضاحت فرمائیں کہ ایک مسلمان اس قسم کی نازیبہ حرکت سے پھر بھی مسلمان رہتا ہے۔ یا صرف گنہگار سمجھا جائے گا۔

شاید یہ اعمال تھے جس کی بدولت شاہ حسین کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس کا دورہ تمام ذرائع

ابلاغ میں کامیاب دورہ بتایا گیا۔ (ان مضامین کا ثبوت تھائی لینڈ کے تمام ان دنوں کے اخبارات سے مل سکتا ہے۔)

(ایک واقف حال ۔ تھائی لینڈ)

الحق :— یہ وہی جاہلیت اولیٰ ہے جو اس دور میں سیاسی اور بین الملی رسومات و آداب اور میزبان و مہمان ممالک کے باہمی پروٹوکول کی شکل میں اسلامی سربراہوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ جب ملی تشخص کا احساس کمزور ہو جائے اور وسعت نظر اور رواداری سیکولرازم اور لادینیت کی حد تک فکر و نظر پر چھا جائے تو مسلمانوں کو یہ مظاہرے دیکھنے ہوں گے، ان ہی جاہلانہ مغربی اقدار نے آج اسلامی ممالک کو المناک صورتحال میں مبتلا کر کے رکھ دیا ہے۔ دینی حمیت اور تصلب ہو تو پھر کوئی مجبوری نہیں پیش آتی۔ سنا ہے کہ شاہ فیصل نے اپنے یورپ کے کسی دورہ میں ایک دروازے سے گذر کر ہال میں داخل ہونے سے اس بناء پر انکار کر دیا تھا کہ سامنے حضرت مریم کا مجسمہ نصب تھا اور انہیں داخل ہوتے وقت جھکنا پڑتا تھا۔ بتوں کی تعظیم تو ہے ہی بڑی افسوسناک معاملہ کیا کھلے بندوں مسلم سربراہوں کا اپنی بیگمات کو ساتھ لئے پھرنا اور استقبالیہ تقاریب میں ہاتھ ملانا اسلام روا رکھ سکتا ہے۔

شیخ الحدیث نمبر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر نے حضرت مولانا زکریا شیخ الحدیث مہاجر مدنی قدس سرہٗ کی سوانح پر مشتمل ایک نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے لئے ہندو پاک کے اکابر سے مضامین تحریر فرمانے کی درخواست کی جاتی ہے۔ کئی حضرات کے مضامین آ چکے ہیں۔

محمد اقبال مظاہری اسلامک اکیڈمی مانچسٹر
۱۹ کولٹرن ٹیرس بروک سٹریٹ ۔ برطانیہ

دیار مغرب کے مسلمان فرقہ پردازوں کی زد میں مزاج گرامی بحمد اللہ تعالیٰ بعافیت ہوں گے اور ساتھ ہی ہم دیار غیر میں بسنے والوں (جو کہ آجکل بریلوی حضرات کے رحم و کرم پر ہیں) کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں کہ دین اسلام اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قائم رہنے کی دعائیں کرتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ علماء حق کی زندگی میں برکت نصیب فرمائے کہ ان کے دم قدم سے نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کی بقاء و سالمیت کا دارومدار ہے۔ انگلینڈ میں الحمد للہ تبلیغی جماعت کی جدوجہد، نقل و حرکت اور قربانی سے ہر طبقہ فکر اور شعبۂ انسانیت میں دینی جذبات بیدار ہوئے۔ مساجد اور مراکز دینیہ وجود میں آئے، مسلمانوں میں جذبۂ عمل کی تحریک پیدا ہوئی، مگر قوم کی بدقسمتی اور ضعیف العقیدگی کہ پیر پرستی۔ اور بدعات و رسوم کے چکر میں پڑ کر